OPEN ACCESS: Al Khadim Research Journal of Islamic Culture and Civilization
ISSN (ONLINE): 2710-0235 & ISSN (PRINT): 2710-0227
https://www.arjicc.com

شح کے تصور و مصداقات کا اسلامی تفسیری ادب کی روشنی میں ایک تحقیقی مطالعہ

Exploring the Concept and Instances of Shuh in Islamic Exegetical Literature

Dr. Ilyas Ahmad
Lecturer, Islamic Studies, SBB University Sheringal, Dir Upper KP (PAK).

Dr. Aftab Ahmad
Assistant Professor, Islamic Studies, SBB University, Sheringal, Dir Upper KP (PAK).

Dr. Atiqullah
Lecturer, Islamic Studies, SBB University, Sheringal, Dir Upper KP (PAK).

Received on: 02-10-2025 Accepted on: 04-11-2025

Abstarct

This qualitative narrative-based study explores the concept and manifestations of "Shuh" (avarice or intense stinginess) within Islamic exegetical literature. Drawing upon the Qur'an, Hadith, and classical commentaries by renowned mufassirun such as Al-Tabari, Ibn Kathir, Al-Qurtubi, Al-Zamakhshari, and Raghib Al-Isfahani, it analyzes the linguistic, moral, and behavioral dimensions of this term. The research reveals that Shuh signifies not only financial miserliness but also deeper spiritual and ethical corruption—manifested through greed, injustice, and failure in fulfilling social and moral responsibilities. Furthermore, the study underscores how Islamic scholarship provides comprehensive moral guidance for recognizing and overcoming Shuh, offering valuable insights into the Qur'anic vision of human character and ethical discipline.

Keywords: Shuh, Avarice, Islamic Ethics, Exegesis, Qur'anic Interpretation

تمہید:

یہ معیاری (qualitative) مطالعہ بیانیہ اسلوب میں اسلامی تفسیری ادب میں "شح" (شدید بخل یا حرص) کے تصور اور اس کی مختلف صورتوں کا جائزہ لیتا ہے۔ قرآن، حدیث اور مفسرین مثلاً امام طبریؒ، علامہ ابنِ کثیرؒ، علامہ قرطبیؒ، امام زمخشریؒ اور علامہ راغب اصفہانیؒ وغیرہ کی تفسیری آرا کی روشنی میں اس تحقیق میں شح کے لسانی، اخلاقی اور عملی پہلوؤں کا تجزیہ کیا گیا ہے۔ تحقیق سے معلوم ہوتا ہے کہ شح محض مالی بخل نہیں بلکہ ایک اخلاقی و روحانی کمزوری ہے جو حرص، ظلم، خود غرضی اور سماجی و اخلاقی ذمہ داریوں سے غفلت کی صورت میں ظاہر ہوتی ہے۔ مزید برآں، یہ مطالعہ واضح کرتا ہے کہ اسلامی تعلیمات اور تفسیری ادب شح کی پہچان، اس کے اثرات اور اس سے نجات کے طریقوں پر جامع رہنمائی فراہم کرتے ہیں، جس سے انسانی کردار اور اخلاقی شعور کی قرآنی تفہیم کو گہرائی حاصل ہوتی ہے۔

لفظ شح کا لغوی معنٰی و مفہوم:

لفظ شح عربی زبان کا ہے جس کے حروف اصلی ش۔ح۔ح، ہیں۔ جس کو حرف شین کے ضمہ، فتحے اور کسرے تینوں طرح پڑھ سکتے ہیں۔ اس

کا لفظی معنٰی، بخل و حرص[1]، بخل مع الحرص[2]، شدید ترین بخل[3]، ھوالمنع من مال غیرہ[4] اور خود غرضی، طمع و لالچ[5] کے آتے ہیں۔ لفظ الشُّحّ کے لغوی معنی مختلف مصادر میں متنوع استعمالات سے واضح ہیں۔ سب سے عام معنی ضنّ، حرص، اور بخل ہیں، یعنی کسی چیز پر کم سخاوت یا کنجوسی، جیسا کہ کہا گیا: «فلان يشح على فلان» یعنی وہ اس پر ضنن کرتا ہے[6]. لغوی طور پر إفراط في الحرص على شيء بھی شامل ہے، یعنی کسی چیز کے حصول یا حق پر حد سے زیادہ لالچ یا رغبت، جیسا کہ مجاہد کے نزدیک «الفلك المشحون» یعنی کشتی مکمل بھری ہوئی ہے[7].

اس کے علاوہ، الشحّ بعض مواقع پر کسی چیز کو بھرنے یا مکمل کرنے کے معنٰی میں بھی آتا ہے، مثال کے طور پر «شحنا السفينة» یعنی اسے مکمل بھر دیا[8]۔ کچھ ماآخذ میں إخفاء العداوة أو الباطن (دشمنی چھپانا) کے مفہوم کے لیے بھی استعمال ہوا، جیسے «الکاشح» یعنی دشمن جو اپنے بغض کو چھپاتا ہے[9]۔ آخر میں، یہ لفظ انسان کی اپنی یا دوسروں کی حقوق پر حرص کے لیے بھی استعمال ہوتا ہے، جیسا کہ «أُحْضِرَت الأنفس الشح» میں ہر شخص اپنی نصیب کی حفاظت میں حد سے زیادہ حرص کرتا ہے[10]۔

شح کی اصطلاحی تعریف:

اصطلاحی طور پر، الشحّ وہ اخلاقی اور نفسی رویہ ہے جس میں انسان اپنی یا دوسروں کی ملکیت، حقوق، یا واجب نفقة پر حد سے زیادہ حرص اور بخل دکھاتا ہے، اور جائز حق رکھتے ہوئے دوسروں کے حق میں کنجوسی کرے یا ناجائز طور پر مال حاصل کرے۔[11]

ایک اور جامع تعریف:

الشحّ ایک نفسی کیفیت ہے جو انسان کو اپنے یا دوسروں کے حق میں شدتِ حرص اور بخل کی طرف لے جاتی ہے، خواہ وہ مال، حقوق، یا ذمہ داریوں میں ہو۔[12]

شح کے مترادفات کا جائزہ:

شح کے مترادفات بنیادی طور پر پانچ ہیں: بخل، حرص، ہلع، اور جزع۔ ضنین

ان کے درمیان فرق یوں ہے: شح دوسروں کے مال یا حقوق پر حرص اور انہیں دینے سے روکنے کی کیفیت ہے، یعنی حق الناس میں کمی کرنا یا حق واجب سے اجتناب کرنا[13]۔ بخل صرف اپنے پاس موجود مال کو خرچ نہ کرنے کو کہتے ہیں، یعنی ذاتی حرص ہے اور دوسروں کے حقوق میں دخل نہیں دیتا[14]۔ حرص شدید رغبت یا طلب کی حالت ہے، جو شح اور بخل دونوں کا سبب بن سکتی ہے کیونکہ یہ مال یا حق پر رغبت پیدا کرتی ہے[15]۔ ہلع یا جزع انسان کی جذباتی کیفیت ہے، جو نقصان یا بلاء کے وقت بے صبری اور اضطراب ظاہر کرتی ہے، مگر یہ شح یا بخل کی طرح مال روکنے کا عمل نہیں ہے[16]۔ بعض کے نزدیک ہلع شدت حرص کو بھی کہا جاتا ہے۔«الْهَلَع شدَّة الحْرص»[17]۔ لفظ ضنّ عربی میں بخل اور کسی چیز کو دینے سے روکنے کے معنی میں آتا ہے۔ جب کہا جاتا ہے ضنّ بالمال تو اس کا مطلب ہوتا ہے کہ اس نے مال دینے میں بخل کیا یا اسے دوسروں سے روکے رکھا۔ اسی سے لفظ ضنین بنا ہے۔[18]

قرآن مجید میں مادہ شح کے استعمالات اور بخل کی مذمت

قرآن مجید میں مادہ شح (ش-ح-ح) سات مقامات پر انسان کے نفس، اخلاق اور رویوں کی وضاحت کے لیے استعمال ہوا ہے اور اکثر حرص، کنجوسی اور خیر سے کترانے کے مفہوم میں آتا ہے۔ النساء: 128 میں فرمایا: ﴿وَأُحۡضِرَتِ ٱلۡأَنفُسُ ٱلشُّحَّۚ﴾[19]، ترجمہ: اور انسان کے دل میں بخل حاضر کر دیا گیا ہے۔ جہاں شح انسانی نفس کی حرص اور کم ظرفی کی نشاندہی کرتا ہے، جو عدل و انصاف میں رکاوٹ بنتی ہے۔ اسی طرح الحشر: 9 اور التغابن: 16 میں ارشاد ہوا: ﴿وَمَن يُوقَ شُحَّ نَفۡسِهِۦ فَأُوْلَـٰٓئِكَ هُمُ ٱلۡمُفۡلِحُونَ﴾[20]، یعنی جو لوگ اپنے نفس کے شح اور بخل سے بچتے ہیں، وہی کامیاب اور نجات پانے والے ہیں۔ یہ واضح طور پر قرآن کا اخلاقی پیغام ہے کہ بخل اور کنجوسی روحانی اور معاشرتی فلاح میں رکاوٹ ہیں۔

قرآن میں عملی کنجوسی کی مذمت بھی کی گئی ہے۔ الاحزاب: 19 میں آیا: ﴿سَلَقُوكُم بِأَلۡسِنَةٍ حِدَادٍ أَشِحَّةً عَلَى ٱلۡخَيۡرِۚ﴾[21] ترجمہ: وہ (منافق) تم (اہلِ ایمان) پر تیز زبانوں سے حملہ کرتے ہیں، اور (تمہارے لئے) خیر و مال کے معاملے میں بخیل ہوتے ہیں، جہاں دشمن کی حرص و کترائی اور خیر سے کنجوسی کی علامت بیان کی گئی ہے۔ اس سے سبق ملتا ہے کہ بخل صرف فرد کی روحانی بربادی نہیں بلکہ معاشرتی نقصان بھی پہنچاتا ہے۔ اس کے برعکس، نجات اور حفاظت کے مواقع پر شح کے مادے کا ذکر مثبت مفہوم میں آیا ہے، جیسا کہ الشعراء: 119، یس: 41 اور الصافات: 140 میں ﴿إِذۡ أَبَقَ إِلَى ٱلۡفُلۡكِ ٱلۡمَشۡحُونِ 140﴾[22] ترجمہ: جب وہ (حضرت یونسؑ) بھاگ کر بھرے ہوئے جہاز کی طرف چلے گئے۔، کے حوالے سے آیا، جہاں مشحون کا مطلب بھری ہوئی چیز ہے، یعنی وسائل اور نعمتیں جمع کی گئی ہیں، جس سے انسان کو احسان و خیر کرنے کی ترغیب ملتی ہے۔

لسانی لحاظ سے، میں "أشحة" کا مطلب خیر یا چیزوں میں کنجوسی کے معنی میں بیان کیا گیا ہے۔[23] قرآن مجید میں مادہ شح اور اس سے متعلق آیات نہ صرف انسان کے اخلاقی رویوں بلکہ معاشرتی تعلقات اور روحانی اصلاح کی رہنمائی بھی کرتی ہیں، اور واضح طور پر بخل اور حرص کی مذمت کرتی ہیں۔ اس کا مقصد انسان کو سخاوت، اعتدال اور انصاف کی طرف راغب کرنا ہے تاکہ فرد اور معاشرہ دونوں فلاح پا سکیں۔

احادیث مبارکہ میں شح کی مذمت:

احادیث مبارکہ میں لفظ شح کو انسانی اخلاقی برائی اور روحانی نقصان کے مترادف بیان کیا گیا ہے۔ شح کی سب سے پہلی خصوصیت یہ ہے کہ یہ ایمان کے ساتھ کبھی ایک دل میں جمع نہیں ہو سکتا، جیسا کہ مسند احمد میں آیا: "وَلَا يَجْتَمِعُ شُحٌّ وَإِيمَانٌ فِي قَلْبِ رَجُلٍ مُسْلِمٍ"[24]، ترجمہ: انسان کی فطرت میں سب سے بری خصلت حد سے بڑھا ہوا لالچ اور کم ہمت کرنے والی بزدلی ہے۔ یعنی شح دل میں ایمان کی نشوونما اور روحانی فلاح کی راہ میں رکاوٹ ہے۔ شح کو ہلاکت اور نقصان دہ وصف کے طور پر بھی بیان کیا گیا ہے: "شَرُّ مَا فِي رَجُلٍ شُحٌّ هَالِعٌ، وَجُبْنٌ خَالِعٌ"[25]، اور "ثَلَاثٌ مُهْلِكَاتٌ: شُحٌّ مُطَاعٌ، وَهَوًى مُتَّبَعٌ، وَإِعْجَابُ الْمَرْءِ بِنَفْسِهِ"[26] ترجمہ: تین عادتیں آدمی کو برباد کر دیتی ہیں، مانا

ہوا بخل، پیروی کی گئی خواہش، اور اپنے آپ پر ناز کرنا۔ یعنی شح مطاع انسان کی ہلاکت کا سبب بن سکتا ہے۔ تفسیر الطبري[27] میں بھی یہی بات دہرائی گئی ہے کہ شح مطاع، نفس کی خواہشات کی پیروی اور خود پسندی انسان کو ہلاک کر سکتے ہیں۔

احادیث سے واضح ہوتا ہے کہ شح صرف مال کی کترائی نہیں بلکہ دوسروں کے حقوق پر قبضہ کرنا اور زکات یا احکام الٰہی سے غفلت کرنا بھی شح کے دائرے میں آتا ہے، جیسا کہ ابن مسعودؓ فرماتے ہیں: "ذاك البخلُ، والشح أن تأخذ مالَ أخيك بغيْرِ حَقّه"[28] اور سعید بن جبیرؒ فرماتے ہیں "الشُّحُّ مَنْعُ الزَّكاة وإدخال الحْرَام"[29]۔ ترجمہ: بخل یہ ہے کہ زکوۃ ادا نہ کی جائے اور حرام مال شامل کر لیَا جائے۔ شح کی مذمت اس لیے بھی کی گئی ہے کہ یہ انسان کی ہلاکت اور اخلاقی بربادی کا سبب بنتا ہے، جیسا کہ فرمایا گیا: " «واتَّقُوا الشُّحَّ، فَإنَّ الشُّحَّ أَهْلَكَ مَنْ كَانَ قَبلَكُم»[30]"۔ ترجمہ: بخل سے پرہیز کرو، کیونکہ اسی بخل نے تم سے پہلے لوگوں کو ہلاک کر دیا۔ مجموعی طور پر احادیث مبارکہ شح کو ایک شدید اخلاقی برائی قرار دیتی ہیں، جو ایمان، سخاوت اور معاشرتی فلاح میں رکاوٹ ہے اور اس سے بچنے کی سخت تاکید کی گئی ہے۔

امام طبریؒ کے نزدیک لفظ شح کے مصداقات:

امام طبریؒ کے نزدیک "الشحّ" ایک باطنی اور اخلاقی بیماری ہے جو انسان کو بخل، حرص اور ظلم کی طرف مائل کرتی ہے۔ لغوی طور پر یہ لفظ "بخل" اور "مال روکنے" کے معنی میں آتا ہے[31]۔ مگر امام طبریؒ کے نزدیک اس کا مفہوم محض مال نہ خرچ کرنے تک محدود نہیں بلکہ یہ ایک ایسی کیفیت ہے جس میں انسان دوسروں کے حقوق پر دست درازی کرتا ہے اور حرام ذرائع سے مال حاصل کرنے کی خواہش رکھتا ہے۔ آپ فرماتے ہیں: "الشحّ یہ نہیں کہ انسان خرچ نہ کرے بلکہ یہ ہے کہ اپنے بھائی کا مال ناحق کھا جائے"[32]، اور جو شخص حرام سے بچ جائے اور حلال میں بخل نہ کرے وہی شح سے محفوظ ہے[33]۔ طبریؒ کے نزدیک شح کی جڑ نفس کی حرص اور خواہشات ہیں، جیسا کہ آپ لکھتے ہیں: "الشحّ نفس کی وہ خواہش ہے جو کسی چیز پر حد سے زیادہ حرص پیدا کرے"[34]۔ قرآن کی رو سے یہ صفت مذموم ہے اور جو شخص شح سے محفوظ رہا، وہی کامیاب ہے[35]۔ طبریؒ کے مطابق شح مختلف صورتوں میں ظاہر ہوتا ہے: مال خرچ کرنے میں بخل، ازدواجی زندگی میں عورت کا اپنے حق پر سختی سے اصرار، منافقین کا اہلِ ایمان پر خرچ میں بخل، اور حرام مال کے حصول کی حرص[36]۔ اس مہلک صفت کا علاج امام طبریؒ کے نزدیک ایمان، تقویٰ اور انفاق فی سبیل اللہ ہے، جیسا کہ وہ نبی ﷺ کا فرمان نقل کرتے ہیں: "جو شخص زکوۃ ادا کرے، مہمان نوازی کرے اور مصیبت کے وقت خرچ کرے، وہ شح سے بری ہے"[37]۔

امام ابن أبي حاتمؒ کے نزدیک شح کے مصداقات:

امام ابن أبي حاتمؒ کے نزدیک "الشحّ" کے مصداقات قرآن مجید کی مختلف آیات میں متنوع شکلوں میں ظاہر ہوتے ہیں۔ انہوں نے اس لفظ کو جابجا بیان کیا ہے جن سے اس کے عملی اور اخلاقی پہلو واضح ہوتے ہیں۔ سورۃ النساء کی آیت: وَأُحضِرَتِ الأَنْفُسُ الشُّحَّ کی تفسیر میں ابن أبي حاتمؒ متعدد اقوال نقل کرتے ہیں جن سے ظاہر ہوتا ہے کہ شح کا تعلق بالخصوص ازدواجی تعلقات، مالی معاملات اور نفسیاتی حرص سے ہے۔ اس حوالے سے انہوں نے مختلف اقوال نقل فرمائے ہیں۔

حضرت علیؓ کے قول کے مطابق "المرأة أُحضرت الشح على زوجها من نفسه وماله" یعنی عورت کو اپنے شوہر کے نفس اور مال پر شح طبعاً لاحق ہوتا ہے۔ سعید بن جبیرؒ فرماتے ہیں کہ "المرأة تشح على مال زوجها وبنيه" یعنی عورت اپنے شوہر کے مال اور اولاد پر بخل کرتی ہے۔ ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ "وأُحضرت الأنفس الشح منها ومنه" یعنی شح دونوں طرف، مرد و عورت، میں پایا جاتا ہے۔۔ ایک دوسری روایت میں ابن عباسؓ فرماتے ہیں: "هواه في الشيء يحرص عليه" یعنی شح یہ ہے کہ انسان اپنی خواہش کے تابع ہو کر کسی چیز پر حد سے زیادہ حرص کرے۔ سعید بن جبیرؒ کے ایک قول میں "فی الأيام والنفقة" یعنی دنوں کی تقسیم اور خرچ میں شح کا مظہر بتایا گیا ہے، اور عطاءؒ کے نزدیک یہ خاص طور پر نفقہ کے معاملے میں ظاہر ہوتا ہے۔ ابن عطیہؒ کہتے ہیں کہ شح کا تعلق "فی الجماع" یعنی ازدواجی تعلق میں بخل سے ہے۔ امام سفیانؒ کے بقول یہ کیفیت "فی الخلع" یعنی علیحدگی کے موقع پر ظاہر ہوتی ہے، جب مرد لینا چاہتا ہے اور عورت دینے سے انکار کرتی ہے۔[38]

مزید برآں، عبداللہ بن مسعودؓ کا قول نقل کیا گیا ہے کہ قرآن میں مذکور "شح" سے مراد محض بخل نہیں بلکہ یہ ظلم کے ساتھ کسی کا مال کھانے کی حرص ہے۔ چنانچہ ابن مسعودؓ نے فرمایا: "ليس ذلك بالشح الذي ذكر الله في القرآن، إنما الشح أن تأكل مال أخيك ظلماً، ولكن ذلك البخل"۔[39] ترجمہ: یہ وہ بخل نہیں جو اللہ نے قرآن میں بیان کیا ہے، اصل بخل تو یہ ہے کہ انسان اپنے بھائی کا مال ناحق کھا جائے، اور یہ صرف کنجوسی ہے۔

یوں امام ابن أبي حاتمؒ کے نزدیک "الشحّ" کے مصداقات میں ازدواجی تعلقات میں حقوق کی کشمکش، مال و نفقہ پر بخل، خلع کے مواقع پر ضد، اور ظلم کے ساتھ مال حاصل کرنے کی حرص شامل ہیں۔

امام ماتریدیؒ کے نزدیک شح کے مصداقات:

امام ماتریدیؒ کے نزدیک "الشحّ" ایک جامع اخلاقی اور نفسیاتی مفہوم رکھتا ہے، جو بخل، حرص، ظلم اور نفس کی شدتِ طلب کو شامل کرتا ہے۔ انہوں نے اپنی تفسیر تأویلات اہل السنۃ میں اسے متعدد مقامات پر مختلف زاویوں سے بیان کیا ہے۔ امام ماتُریدیؒ کے مطابق حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا: "شحت المرأة بنصيبها من زوجها أن تدعه للأخرى، وشح الرجل بنصيبه من الأخرى" یعنی عورت اپنے شوہر کے نصیب پر اور مرد دوسری بیوی کے نصیب پر شح کرتی ہے۔ اسی مقام پر آپ فرماتے ہیں کہ "الشحّ: الحرص" یعنی شح حرص ہے، جس میں ہر شخص اپنے حق پر سختی سے اصرار کرتا ہے۔ بخل اور حرص دونوں ایک دوسرے کے لازم و ملزوم ہیں، کیونکہ بخل انسان کو حرص پر ابھارتا ہے اور حرص اسے بخل پر آمادہ کرتی ہے۔[40]

امام ماتُریدیؒ کے نزدیک "وَأُحْضِرَتِ الأَنْفُسُ الشُّحَّ" اور "وَمَنْ يُوقَ شُحَّ نَفْسِه" میں یہ اشارہ ہے کہ انسان کی طبیعت میں شح فطری طور پر موجود ہے، مگر ریاضت اور عادت سے اسے بدل کر سخاوت اور جود میں تبدیل کیا جاسکتا ہے۔ یہ انسانی تربیت اور ضبطِ نفس کا عمل ہے۔[41] لفظ "أَشِحَّةً عَلَيْكُمْ" کی تفسیر میں آپ فرماتے ہیں کہ اس سے مراد "حرص رکھنے والے" یا "بخل کرنے والے" لوگ ہیں، جو خیر یا انفاق میں

کوتاہی کرتے ہیں۔[42] آیت "وَمَنْ يُوقَ شُحَّ نَفْسِهِ فَأُولَئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ" ترجمہ: جو شخص اپنے نفس کے بخل سے بچا لیا گیا، وہی در حقیقت کامیاب ہیں۔ کے ذیل میں امام ماتُریدیؒ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو محاسن اور منافع کی محبت اور مضرتوں سے نفرت کے ساتھ پیدا کیا، اور پھر اسے انفاق اور قربانی کے ذریعے آزمایا۔ شحّ سے نجات دو طریقوں سے حاصل ہوتی ہے:

(۱) اللہ بندے پر یہ منّت کرے کہ آخرت کے اجر کو گویا اس کی آنکھوں کے سامنے کر دے تاکہ خرچ کرنا اس پر آسان ہو جائے۔

(۲) اللہ تعالیٰ بندے کو توفیق دے کہ وہ اپنی خواہشات کو مغلوب کرے اور احکامِ الٰہی پر ثابت رہے۔[43]

سفیان بن عیینہؒ کے حوالے سے امام ماتُریدیؒ فرماتے ہیں کہ "الشحّ" کا معنی "ظلم" ہے، یعنی جو اپنی جان پر ظلم کرتا ہے، وہ دراصل شحّ کا شکار ہے۔[44]

مزید یہ کہ بعض مفسرینؒ کے حوالے سے آپ بیان کرتے ہیں: "الشح: البخل الذي فيه الحرص" یعنی شحّ وہ بخل ہے جس میں حرص شامل ہو۔ آپ کے نزدیک "ومن یوق شح نفسہ" میں "وقایہ" کی نسبت نفس کی طرف اس لیے کی گئی کہ بندہ شحّ سے خود نہیں بچ سکتا جب تک کہ اللہ تعالیٰ اپنے لطف و کرم سے اسے بچائے۔[45]

یوں امام ماتُریدیؒ کے نزدیک "الشحّ" کے مصداقات میں ازدواجی تعلقات میں حسد و حرص، مال و حق پر سختی سے اصرار، انفاق سے بخل، ظلم، اور نفسیاتی حرص شامل ہیں، جب کہ اس سے نجات اللہ کی توفیق، تربیتِ نفس اور ریاضت کے ذریعے ممکن ہے۔

علامہ سمرقندیؒ کے نزدیک شحّ کے مصداقات

علامہ سمرقندیؒ کے نزدیک "الشحّ" ایک نفسی اور اخلاقی کمزوری ہے جو انسان کو حرص، بخل، اور طمع پر آمادہ کرتی ہے۔ انہوں نے اپنی تفسیر بحر العلوم میں اس کے مختلف مصداقات بیان کیے ہیں

علامہ سمرقندیؒ فرماتے ہیں: "وَأُحْضِرَتِ الْأَنفُسُ الشُّحَّ" یعنی شحّ نے عورت کو اپنے نصیب سے دستبردار ہونے پر آمادہ کیا۔ نیز فرمایا: "شحت المرأة بنصيبها من زوجها أن تدعه للأخرى، وشح الرجل بنصيبه من الأخرى" یعنی عورت اپنے شوہر کے نصیب پر اور مرد دوسری بیوی کے حصے پر شحّ کرتا ہے۔ اسی مقام پر آپ مقاتلؒ کا قول نقل کرتے ہیں: "طمعها وحرصها يجرها إلى أن ترضى" یعنی عورت کا طمع اور حرص اسے راضی ہونے پر مجبور کرتا ہے۔[46]

آیت "أَشِحَّةً عَلَى الْخَيْرِ" کی تفسیر میں فرماتے ہیں: اس کا مطلب ہے "حرصاً على الغنيمة" یعنی مالِ غنیمت پر حرص رکھنے والے، اور ایک قول کے مطابق "بخلاً على الغنيمة" یعنی غنیمت میں بخل کرنے والے۔[47] آیت "وَمَنْ يُوقَ شُحَّ نَفْسِهِ" کے تحت لکھتے ہیں: "يعني: ومن يمنع بخل نفسه فأولئك هم المفلحون" یعنی جو اپنی جان کے بخل کو روکے، وہی فلاح پانے والے ہیں۔ پھر نبی کریم ﷺ کی حدیث نقل فرماتے ہیں: "برئ من الشح من أدّى الزكاة وأقرى الضيف وأعطى في النائبة" یعنی جس نے زکوٰۃ ادا کی، مہمان کی خاطر کی، اور مصیبت

میں خرچ کیا، وہ شح سے بری ہو گیا۔[48]

مزید وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں: "ومن يوق شح نفسه" يعني "يدفع البخل عن نفسه" جو اپنی جان سے بخل کو دور کر لے، وہ شح سے محفوظ ہو گیا۔[49]

پس علامہ سمرقندیؒ کے نزدیک "الشحّ" کے مصداقات میں ازدواجی تعلقات میں حسد و طمع، مالِ غنیمت میں حرص، بخل اور نفسیاتی بخل شامل ہیں، جبکہ اس کا علاج سخاوت، زکوٰۃ کی ادائیگی، مہمان نوازی اور ایثار ہے۔

علامہ ثعلبیؒ کے نزدیک شح کے مصداقات

علامہ ثعلبیؒ کے نزدیک "الشحّ" ایک ایسی اخلاقی بیماری ہے جو حرص، بخل، ظلم اور خواہشِ نفس کے غلبے سے جنم لیتی ہے، اور قرآن میں اس کے متعدد مصداقات بیان ہوئے ہیں۔ انہوں نے اپنی تفسیر، الکشف والبیان میں اس کو مختلف پہلوؤں سے واضح کیا ہے۔

علامہ ثعلبیؒ فرماتے ہیں: "وَأُحْضِرَتِ الْأَنْفُسُ الشُّحَّ" یعنی عورت اپنے شوہر کے نصیب پر اور مرد دوسری بیوی کے حصے پر شح کرتا ہے۔ ابن عباسؓ کے قول کے مطابق "الشحّ: هواه في الشيء يحرص عليه" یعنی شح اس کی خواہش ہے جو اسے کسی چیز پر حرص میں مبتلا کر دیتی ہے[50]۔

ایک مقام پر فرماتے ہیں: "وَمَنْ يُوقَ شُحَّ نَفْسِه" یعنی اللہ اسے اس کے نفس کے شح سے بچا لیتا ہے، چنانچہ وہ زکوٰۃ ادا کرتا ہے۔ شح عربی میں بخل اور فضل کے روکنے کو کہتے ہیں۔[51] حضرت عَبدَاللہ بن مسعودؓ کے قول سے نقل کرتے ہیں: "الشح أن تأكل مال أخيك ظلما، وذاك البخل" یعنی قرآن میں مذکور شح یہ نہیں کہ انسان خرچ نہ کرے بلکہ یہ کہ وہ ظلم کے ساتھ بھائی کا مال کھا جائے[52]۔

ابن زیدؒ فرماتے ہیں: "من لم يأخذ شيئا نهاه الله عنه... فقد وقاه الله شح نفسه" یعنی جس نے کسی ممنوع چیز کو نہ لیا اور اس کے شح نے اسے نیکی سے نہ روکا، اللہ نے اسے شح سے محفوظ کر دیا۔[53]

طاوسؒ فرماتے ہیں: "البخل أن يبخل الإنسان بما في يديه، والشح أن يبخل بما في أيدي الناس" یعنی بخل وہ ہے کہ آدمی اپنے مال میں بخل کرے، اور شح یہ ہے کہ دوسروں کے مال میں بھی بخل چاہے۔[54]

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "برئ من الشح من أدى الزكاة وأقرى الضيف وأعطى في النائبة" یعنی شح سے وہ شخص بری ہے جو زکوٰۃ ادا کرے، مہمان کی خاطر کرے، اور مصیبت کے وقت خرچ کرے۔[55] مزید نقل کرتے ہیں: "الشح أضر من الفقر؛ لأن الفقير إذا وجد اتسع، وإن الشحيح إذا وجد لم يتسع أبداً" یعنی شح فقر سے زیادہ نقصان دہ ہے، کیونکہ فقیر اگر مال پا لے تو سخی ہو سکتا ہے، مگر شحیح اگر پائے تو بھی تنگ دل ہی رہتا ہے۔[56]

آخر میں ابن عمرؓ کا قول بیان کرتے ہیں: "ليس الشح أن يمنع الرجل ماله، وإنما الشح أن تطمح عين الرجل إلى ما ليس له" یعنی شح یہ نہیں کہ آدمی اپنا مال خرچ نہ کرے بلکہ شح یہ ہے کہ اس کی نظر اس چیز پر ہو جو اس کی نہیں۔[57]

پس علامہ ثعلبیؒ کے نزدیک "الشحّ" کے مصداقات میں ازدواجی حسد، حرص، بخل، ظلم کے ساتھ مال حاصل کرنا، دوسروں کے مال پر طمع، اور زکوٰۃ و سخاوت سے گریز شامل ہیں، جبکہ اس کا علاج زکوٰۃ، مہمان نوازی، ایثار، اور قناعت ہے۔

علامہ قشیریؒ کے نزدیک شح کے مصداقات:

علامہ قشیریؒ کے نزدیک "الشحّ" کا تعلق بندے کے نفس کی خود غرضی اور اپنے مفاد کے غلبے سے ہے۔ وہ فرماتے ہیں: "**وَأُحْضِرَتِ الْأَنفُسُ الشُّحَّ ... وشح النفس قيام العبد بحظّه**" یعنی شحِ نفس یہ ہے کہ بندہ اپنے حصے اور مفاد کے لیے قائم رہے۔[58]

پس علامہ قشیریؒ کے نزدیک "شحّ" کا مصداق یہ ہے کہ انسان اپنی خواہشِ نفس کے تابع ہو کر صرف اپنے نفع اور حظِّ نفس کے لیے عمل کرے، جو روحانی بخل اور خود پسندی کی علامت ہے۔

امام راغب اصفہانیؒ کے نزدیک شح کے مصداقات:

امام راغب اصفہانیؒ کے نزدیک "الشحّ" انسان کی فطرت میں رچی ہوئی ایک شدید خصلت ہے۔ وہ فرماتے ہیں: "(وَأُحْضِرَتِ الْأَنفُسُ الشُّحَّ) اعتراضاً، تنبيهاً على ما في ذات الإنسان، والشح أبلغ من البخل إذ هو غريزة" یعنی یہ آیت انسان کی باطنی حقیقت پر تنبیہ ہے، اور "شحّ" بخل سے زیادہ شدید ہے کیونکہ یہ ایک فطری جبلّت ہے۔[59]

پس امام راغبؒ کے نزدیک "شحّ" کا مصداق صرف بخل نہیں بلکہ وہ جبلّی حرص و خود غرضی ہے جو انسان کی طبیعت میں راسخ ہے۔

علامہ بغویؒ کے نزدیک شح کے مصداقات:

امام بغویؒ کے نزدیک "الشحّ" انسان کی باطنی کمزوری اور اخلاقی انحراف ہے جو بخل سے زیادہ شدید، اور خیر کے روکنے کا محرّک بن جاتا ہے۔ انہوں نے اس کے مختلف مصداقات کو واضح انداز میں بیان کیا ہے۔

فرماتے ہیں: "{وَأُحْضِرَتِ الْأَنفُسُ الشُّحَّ} يريد: شحَّ كُلِّ واحد من الزَّوْجَيْن بنصيبه من الْآخَر، وَالشُّحُّ أَقْبَحُ الْبُخْلِ، وحَقِيقَتُهُ الْحِرْصُ عَلَى مَنْعِ الْخَيْرِ"[60] یعنی ہر ایک (شوہر و بیوی) اپنے دوسرے کے حصے پر شحّ کرتا ہے، اور شحّ بخل سے بدتر ہے، جس کی حقیقت خیر کے روکنے میں حرص ہے۔

مزید فرماتے ہیں: "الشح في كلام العرب: البخل ومنع الفضل" یعنی عربی میں شحّ بخل اور فضل کے روکنے کو کہتے ہیں۔ پھر سلف کے اقوال ذکر کرتے ہیں: عبداللہ بن مسعودؓ نے فرمایا: "الشح أن تأكل مال أخيك ظلماً، وذاك البخل" یعنی قرآن میں مذکور شحّ یہ نہیں کہ خرچ نہ کرے، بلکہ ظلم سے کسی کا مال کھانا ہے۔ ابن عمرؓ نے فرمایا: "ليس الشح أن يمنع الرجل ماله، إنما الشح أن تطمح عين الرجل إلى ما ليس له" یعنی شحّ یہ نہیں کہ انسان اپنے مال میں بخل کرے بلکہ یہ ہے کہ اس کی نظر اس چیز پر ہو جو اس کی نہیں۔

سعید بن جبیرؒ کے مطابق "الشح هو أخذ الحرام ومنع الزكاة" یعنی شحّ حرام کھانا اور زکوٰۃ روکنا ہے۔ ابن زیدؒ فرماتے ہیں: "من لم يأخذ شيئاً

نهاه الله عنه ولم يدعه الشح أن يمنع شيئاً أمره الله به فقد وقاه الله شح نفسه"یعنی جس نے اللہ کی ممانعت کے باوجود کچھ نہ لیا اور جسے شحّ نے نیکی سے نہ روکا، اللہ نے اسے شحّ سے محفوظ کر دیا۔

نبی ﷺ کا ارشاد بھی نقل کرتے ہیں: "اتقوا الشح فإن الشح أهلك من كان قبلكم، حملهم على أن سفكوا دماءهم واستحلوا محارمهم" "شحّ سے بچو، کیونکہ اسی نے پچھلی امتوں کو ہلاک کیا؛ اس نے انہیں خون بہانے اور حرام کو حلال کرنے پر مجبور کیا۔"[61] ایک اور روایت میں نبی ﷺ نے فرمایا: "لا يجتمع الشح والإيمان في قلب عبد أبداً" "کسی بندے کے دل میں شحّ اور ایمان کبھی اکٹھے نہیں رہ سکتے۔"[62]

پس امام بغویؒ کے نزدیک "الشحّ" کے مصداقات میں ازدواجی حسد، بخل، ظلم، حرام خوری، زکوٰۃ سے گریز، اور خیر کے روکنے کی حرص شامل ہے؛ جبکہ اس کا علاج تقویٰ، انفاق، اور سخاوت ہے، کیونکہ شحّ اور ایمان دل میں جمع نہیں ہو سکتے۔

علامہ زمخشریؒ کے نزدیک شحّ کے مصداقات:

علامہ زمخشریؒ کے نزدیک "الشحّ" انسان کی فطری جبلّت اور نفسی لؤم ہے جو خیر سے روکنے اور بخل پر آمادہ کرنے والی قوت ہے۔ انہوں نے اپنی تفسیر الکشاف میں اس کے مختلف پہلو واضح کیے ہیں۔

فرماتے ہیں: "وَأُحْضِرَتِ الْأَنفُسُ الشُّحَّ" یعنی "الشحّ" انسان کے ساتھ اس طرح حاضر کر دیا گیا ہے کہ وہ اس سے کبھی جدا نہیں ہوتا؛ گویا انسان کی فطرت میں یہ رَچا بسا ہے۔ مقصود یہ ہے کہ عورت اپنی باری پر راضی نہیں ہوتی اور مرد کو بھی اپنی پسندیدہ بیوی کی خاطر عدل میں دشواری محسوس ہوتی ہے۔[63] دوسرے مقام پر فرماتے ہیں: "في الشحيح أنه غير مأذون له في الإنفاق" یعنی شحیح (بخل کرنے والا) وہ ہے جس کے لیے خرچ کرنا دشوار ہو گیا ہو، گویا اسے اس پر قدرت نہیں رہتی۔[64]

مزید وضاحت کرتے ہیں: "الشح: اللؤم، وأن تكون نفس الرجل كزة حريصة على المنع" یعنی شحّ لؤم اور پستیِ طبع ہے، کہ انسان کا نفس تنگ دل، روکنے والا اور خیر سے گریزاں ہو۔ "وقد أضيف إلى النفس لأنه غريزة فيها" اسے نفس کی طرف منسوب کیا گیا کیونکہ یہ ایک فطری جبلّت ہے۔[65]

پس علامہ زمخشریؒ کے نزدیک "الشحّ" کے مصداقات میں ازدواجی خود غرضی، خرچ میں تنگی، حرص، اور خیر کے روکنے کی فطری جبلّت شامل ہے؛ جبکہ اس سے نجات اللہ کی توفیق، ضبطِ نفس، اور عدل و انفاق کے ذریعے ممکن ہے۔

علامہ ابن عطیہؒ کے نزدیک شحّ کے مصداقات:

علامہ ابن عطیہؒ کے نزدیک "الشحّ" ایک فطری اور غریزی صفت ہے جو ہر انسان میں کسی نہ کسی درجے میں موجود ہے۔ وہ اسے بخل سے زیادہ گہرا اور ہمہ گیر جذبہ قرار دیتے ہیں، جو انسان کو اپنی خواہشات، اموال اور ارادات پر قابض رکھتا ہے۔

فرماتے ہیں: وَأُحْضِرَتِ الْأَنفُسُ الشُّحَّ یعنی انسان اپنی فطرت اور جبلت کے لحاظ سے لازماً شحّ رکھنے والا ہے، جو اسے بعض اوقات ناپسندیدہ

امور پر آمادہ کر دیتا ہے۔ ابن جبیر کے نزدیک یہ عورت کا شوہر کے مال اور اپنی باری پر شح ہے، جبکہ ابن زید کے نزدیک دونوں میں شح پایا جاتا ہے۔ قاضی ابو محمدؒ فرماتے ہیں: الشحّ عقائد، ارادات، ہمّتوں اور اموال کے ضبط و حرص کا نام ہے، جس میں افراط مذموم ہے۔ اگر یہ حقوقِ شرعیہ یا حقوقِ مروّت کی ادائیگی میں رکاوٹ بنے تو یہ بخل ہے، اور اگر اعتدال میں رہے تو فطری امر ہے۔[66]

ایک اور مقام پر فرماتے ہیں: حدیث میں آیا "أن تصدق وأنت صحيح شحيح" یہاں الشحّ سے مراد وہ غریزی جبلّت ہے جس کا ذکر قرآن میں ہوا: "وَأُحْضِرَتِ الْأَنفُسُ الشُّحَّ"، نہ کہ بخل۔[67] مزید فرماتے ہیں: البخل ہاتھ میں موجود چیز روکنا ہے، جبکہ الشحّ وہ بخل ہے جو دوسروں کے مال کی خواہش کے ساتھ ہو۔[68] اسی طرح "أَشِحَّةً عَلَى الْخَيْرِ" کے ذیل میں فرماتے ہیں: یہ شح کبھی جان پر، کبھی بھائیوں پر، کبھی مال پر اور کبھی غنیمت پر ہوتا ہے، اور درست بات یہ ہے کہ یہ ہر اس چیز میں ہے جس میں مومنوں کا فائدہ ہو۔[69] آخر میں آیت "وَمَن يُوقَ شُحَّ نَفْسِهِ" پر فرماتے ہیں: شحّ النفس وہ اندرونی تنگی، حرص، اور مال کی رغبت ہے جو ہر بُرے خُلق کی جڑ ہے۔ یہی وہ صفت ہے جس سے نجات کے لیے عبد الرحمن بن عوفؓ کی دعا مشہور ہے: "اللهم قني شح نفسي"۔ ابن عطیہؒ کے نزدیک شح نفس دراصل روحانی فقر ہے جو مال سے نہیں بلکہ قناعت سے ختم ہوتا ہے۔[70]

پس ابن عطیہؒ کے نزدیک "الشحّ" کے مصداقات میں حرص، خود غرضی، مال و خواہش پر ضبط، حقوق میں کمی، اور دوسروں کے مال کی تمنا شامل ہے۔ یہ فطری جذبہ ہر انسان میں موجود ہے، مگر اس پر قابو پانا ایمان و فلاح کی علامت ہے۔

امام فخر الدین رازیؒ کے نزدیک شح کے مصداقات:

امام فخر الدین رازیؒ کے نزدیک "الشحّ" ایک جامع اور عمیق باطنی کیفیت ہے جو بخل سے زیادہ گہری اور فطری ہے۔ وہ اس کے کئی پہلو اور مصداقات بیان کرتے ہیں: فرماتے ہیں: الشحّ بخل ہی ہے، مگر یہ نفس سے چمٹی ہوئی ایک خصلت ہے، یعنی انسان اپنی فطرت کے لحاظ سے شح پر پیدا کیا گیا ہے۔ یہاں مراد یہ ہے کہ عورت اپنے حق میں شح کرتی ہے اور شوہر اپنی لذت و خواہش کے لحاظ سے۔[71]

ایک مقام پر فرماتے ہیں: شحّ النفس کی ایک صورت یہ ہے کہ انسان دوسروں پر اللہ کی نعمت دیکھ کر تنگ دل ہو جائے، ان کی خوشحالی سے رنجیدہ ہو اور ان کی تکالیف پر خوش۔ یہ دراصل بد خُلقی اور خباثتِ جبلت کی علامت ہے۔[72] دوسری جگہ ارشاد ہے: أَشِحَّةً عَلَيْكُمْ یعنی اللہ کی راہ میں خرچ نہ کرنے والے بخیل۔[73]

مزید وضاحت کرتے ہیں: الشحّ (بضم الشين وكسرها) وہ نفسی کیفیت ہے جو بخل پر ابھارتی ہے، جبکہ بخل خود مال روکنے کا فعل ہے۔ چونکہ شحّ صفتِ نفس ہے، اس لیے فرمایا گیا: "وَمَنْ يوقَ شُحَّ نَفْسه"، یعنی جو اس اندرونی صفت سے محفوظ رہا، وہی فلاح یافتہ ہے۔[74]

ایک اور مقام پر لکھتے ہیں: الشحّ صرف مال میں نہیں، بلکہ جاہ، عزت، معروف اور ہر خیر میں ہوتا ہے۔ انسان اپنی وجاہت، نیکی اور حتیٰ کہ خیر کے کاموں میں بھی شح دکھا سکتا ہے۔[75]

پس امام رازیؒ کے نزدیک شح ایک فطری نفسی جذبہ ہے جو صرف مال تک محدود نہیں، بلکہ عزت، نیکی، خیر اور تعلقات میں بھی ظاہر ہوتا

ہے۔یہ حسد، بخل، خود غرضی اور بد خُلقی کی جڑ ہے، اور اس سے بچنا ہی حقیقی فلاح ہے۔

امام قرطبیؒ کے نزدیک شحّ کے مصداقات:

امام قرطبیؒ کے نزدیک "الشحّ" ایک وسیع اور گہرا مفہوم رکھتا ہے جو صرف مالی بخل تک محدود نہیں بلکہ نفس کی حرص، ظلم اور خود غرضی تک پھیلا ہوا ہے۔ان کے نزدیک الشحّ کی حقیقت یہ ہے کہ یہ بخل کے ساتھ حرص کا مجموعہ ہے۔بخل یہ ہے کہ انسان جو مال اس کے پاس ہے اسے خرچ کرنے سے روکے، جبکہ شحّ یہ ہے کہ وہ اس مال پر بھی حریص ہو جو ابھی اس کے پاس نہیں۔[76]

امام قرطبیؒ کے مطابق شحّ ہر انسان کی فطرت میں شامل ہے۔انسان اپنی جبلت کے لحاظ سے اپنی خواہشات اور مفادات کے معاملے میں شحّ کرتا ہے، خواہ وہ مرد ہو یا عورت۔[77]ان کے نزدیک شحّ دل کے عقائد، ارادوں، عزائم اور اموال پر شدید حرص و قبضے کا نام ہے۔اگر یہ دین کے معاملے میں ہو تو قابلِ تعریف ہے، لیکن دنیاوی معاملات میں افراط پیدا ہو جائے تو مذموم ہے۔[78]

امام قرطبیؒ نے فرمایا کہ حریص شخص وہ ہے جو خیر کے ضائع ہونے پر شحّ کرے، یعنی نیکی کے مواقع کھونے پر حسرت کرے۔[79]

انہوں نے "أشحۃ علیکم" کی تفسیر میں کہا کہ اس سے مراد بخلاء علیکم ہے، یعنی تم پر بخل کرنے والے۔[80]

انہوں نے یہ بھی فرمایا کہ جو شخص دوسروں کو اپنی ذات پر ترجیح دیتا ہے وہ شحّ نفس سے بچ چکا ہے، اور یہی حقیقی فلاح ہے۔[81]

قرطبیؒ نے مختلف اقوال نقل کیے کہ بعض کے نزدیک الشحّ اور البخل ایک ہی ہیں، بعض کے نزدیک شحّ بخل سے زیادہ سخت ہے۔ابن مسعودؓ کے مطابق شحّ یہ ہے کہ کوئی دوسرے کا مال ظلم سے کھائے، جبکہ طاوس کے نزدیک بخل ہاتھ کا بخل ہے اور شحّ دل کا بخل، یعنی دوسروں کے مال پر طمع رکھنا۔ابن جبیر نے کہا شحّ زکوٰۃ نہ دینا اور حرام مال جمع کرنا ہے، ابن عباس کے نزدیک جو شخص خواہشِ نفس کی پیروی کرے اور ایمان قبول نہ کرے وہ شحیح ہے، جبکہ ابن زید کے مطابق جو اللہ کی ممانعت پر عمل کرے اور اس کے حکم پر خرچ کرے، وہ شحّ سے بچا ہوا ہے۔[82]

نتیجتاً امام قرطبیؒ کے نزدیک شحّ حرص، بخل، ظلم، حسد اور خود غرضی کا مجموعہ ہے۔یہ فطری صفت ہے، مگر جب دین کے دائرے میں قابو میں رہے تو محمود اور جب دنیاوی مفادات میں افراط کرے تو مذموم ہے۔جو شخص شحّ نفس سے محفوظ ہو گیا وہی حقیقی کامیاب ہے۔

علامہ ابن کثیرؒ کے نزدیک شحّ کے مصداقات:

علامہ ابن کثیرؒ کے نزدیک "الشحّ" نفسِ انسانی کی ایک گہری جبلّی صفت ہے جو انسان کو اپنی ذات اور مفاد کے لیے حریص بناتی ہے اور اسے دوسروں کے حقوق ادا کرنے سے روکتی ہے۔وہ فرماتے ہیں کہ "وَأُحضِرَتِ الأَنْفُسُ الشُّحَّ" سے مراد یہ ہے کہ صلح حقوق کے تنازعے کے وقت جدائی سے بہتر ہے، جیسا کہ نبی کریم ﷺ نے سَودہ بنت زمعہؓ کے ساتھ صلح قبول فرمائی جب انہوں نے اپنا دن عائشہؓ کو دے دیا تاکہ ازدواجی رشتہ برقرار رہے۔[83]آیت "وَمَنْ يُوقَ شُحَّ نَفْسِهِ فَأُولَئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ" ترجمہ: جو شخص اپنے نفس کے بخل سے بچا لیا گیا، وہی درحقیقت کامیاب ہیں، کی تفسیر میں ابن کثیرؒ بیان کرتے ہیں کہ جو شخص اپنے نفس کے شحّ سے محفوظ ہو گیا وہی کامیاب ہے، کیونکہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ "شحّ نے تم سے پہلے لوگوں کو ہلاک کیا، انہیں ظلم، خونریزی اور محرمات کی بے حرمتی پر آمادہ کیا"۔[84]حضرت عبداللہ بن

مسعودؓ کے حوالے سے وہ لکھتے ہیں کہ قرآن میں مذکور شح وہ ہے جو انسان کو دوسرے کا مال ناحق کھانے پر آمادہ کرے، جبکہ خرچ سے گریز بخل ہے، اور بخل بری خصلت ہے۔[85] اسی طرح حضرت عبدالرحمن بن عوفؓ کی دعا "اللهم قني شح نفسي" کے بارے میں وہ نقل کرتے ہیں کہ جو شخص اپنے نفس کے شح سے محفوظ ہو گیا، وہ گناہوں سے بچ گیا۔ آخر میں ابن کثیرؒ نبی کریم ﷺ کا فرمان نقل کرتے ہیں کہ "شح سے پاک وہ ہے جو زکاۃ ادا کرے، مہمان کی خاطر کرے اور مصیبت کے وقت مدد دے"۔[86] پس ان کے نزدیک شح صرف مالی بخل نہیں بلکہ ایک اخلاقی و روحانی بیماری ہے جو انسان کو خود غرضی، ظلم اور فساد کی طرف لے جاتی ہے۔

قاضی ثناءاللہ پانی پتیؒ کے نزدیک شح کے مصداقات:

قاضی ثناءاللہ پانی پتیؒ کے نزدیک "الشحّ" انسان کی اس فطری خصلت کا نام ہے جو اسے اپنے مفاد اور مال کے معاملے میں حریص اور خود غرض بناتی ہے۔ ان کے مطابق "شح" دراصل بخل کے ساتھ حرص کا مجموعہ ہے، یعنی انسان نہ صرف اپنے پاس موجود مال دینے سے گریز کرتا ہے بلکہ دوسروں کے مال پر بھی طمع رکھتا ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ شح انسان کی فطرت میں پیوست ہے اور اس سے مکمل نجات ممکن نہیں، اسی بناپر عورت اپنے حق میں کمی برداشت نہیں کرتی اور مرد بھی اپنے مفادات میں شدت دکھاتا ہے۔ قاضی صاحب کے نزدیک یہ جبلّی کیفیت صلح و اصلاح کے راستے میں رکاوٹ بن سکتی ہے۔[87]

ان کے نزدیک وہی شخص "شحّ نفس" سے بچا ہوا ہے جو اپنے نفس کی خواہشات کے خلاف عمل کرے اور مال کی محبت و انفاق سے بخل پر قابو پائے۔ وہ مختلف اقوال سے واضح کرتے ہیں کہ شح صرف بخل نہیں بلکہ ظلم اور حرص کا مجموعہ ہے۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کے نزدیک شح وہ ہے جو انسان کو دوسرے کا مال ناحق کھانے پر آمادہ کرے، حضرت عمیؓ کے مطابق یہ طمع ہے جو انسان کی نگاہ کو غیر کے مال کی طرف بڑھا دیتی ہے، اور سعید بن جبیرؒ کے نزدیک شح کا مطلب حرام کمائی اور زکوٰۃ روکنا ہے۔ ابن زیدؒ کے مطابق جو شخص ممنوعات سے بچے اور واجبات ادا کرے، وہ شح سے محفوظ ہے۔[88]

نبی کریم ﷺ کے ارشادات کی روشنی میں قاضی ثناءاللہؒ فرماتے ہیں کہ "السخا شجرة في الجنة... والشح شجرة في النار" یعنی سخاوت جنت کا درخت ہے اور شح جہنم کا۔ جو شخص شح میں مبتلا ہوتا ہے وہ بالآخر اسی درخت کے سبب جہنم میں پہنچتا ہے۔ اس بناپر وہ فرماتے ہیں کہ شح صرف ایک اخلاقی عیب نہیں بلکہ ایمانی تباہی کا ذریعہ ہے، کیونکہ شح اور ایمان ایک دل میں جمع نہیں ہو سکتے۔[89]

علامہ آلوسیؒ کے نزدیک شح کے مصداقات:

علامہ آلوسیؒ کے نزدیک "الشحّ" انسان کے باطن میں جمی ہوئی وہ فطری رذیلہ ہے جو بخل، حرص، لالچ اور طمع کا مجموعہ ہے۔ ان کے مطابق شح وہ جبلّی خصلت ہے جو انسان کو انفاق اور ایثار سے روکتی ہے اور اسے مال کے جمع کرنے، اس کی محبت اور دوسروں کے حق سے انکار پر آمادہ کرتی ہے۔ علامہ آلوسیؒ فرماتے ہیں کہ شح دراصل بخل کے ساتھ حرص کا ملاپ ہے، جو کبھی نفس کی جبلّت کے طور پر ظاہر ہوتا ہے اور کبھی دوسروں کے حق میں زیادتی اور ظلم کی صورت اختیار کرلیتا ہے۔ اس کی بناپر عورت اپنے حقوق سے چشم پوشی نہیں کرتی اور مرد بھی اپنی

خواہشات و مفادات میں شدت اختیار کر لیتا ہے۔[90] علامہ آلوسیؒ شح کو رذیلتِ اخلاق میں سے شمار کرتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ جمعِ مال، بخل اور انفاق سے گریز اسی رذیلہ کی علامت ہے۔ ان کے نزدیک شح اتنی خطرناک صفت ہے کہ آخرت میں یہی انسان کے لیے عذاب کا سبب بنے گی، کیونکہ یہ دل کو زنگ آلود کر کے روحانی ترقی سے محروم کر دیتی ہے۔[91]

انہوں نے حضرت عمرؓ کا قول نقل کیا کہ "بعض طمع فقر ہے اور بعض یاس غنا"، اور فرمایا کہ شح دراصل نفاق کی ایک شاخ ہے، اس لیے انسان کو اپنے نفس کے اس میل سے بچنا چاہیے۔[92] علامہ آلوسیؒ کے مطابق قرآن میں جہاں "وَمَنْ يُوقَ شُحَّ نَفْسِه" آیا ہے وہاں مراد یہ ہے کہ انسان اپنے نفس کے اس بخل و حرص پر قابو پالے جو اسے ظلم اور تجاوز پر ابھارتا ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ شح محض مال َروکنا نہیں بلکہ ایسی طمع ہے جو دوسروں کے مال تک پہنچنے اور ان کے خیر سے نفرت تک لے جاتی ہے۔ اسی لیے بعض سلف کے اقوال میں اسے ظلم، طمع اور غیر کے مال پر نظر رکھنے سے تعبیر کیا گیا ہے۔[93] ان کے نزدیک "شح" اور "ایمان" ایک دل میں جمع نہیں ہو سکتے، کیونکہ شح اسلام کو مٹا دینے والی صفت ہے، جیسا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "ما محق الإسلام محق الشح شيء قط" یعنی اسلام کو شح سے زیادہ کوئی چیز مٹانے والی نہیں۔[94]

خلاصہ یہ کہ علامہ آلوسیؒ کے نزدیک "الشّح" صرف بخل نہیں بلکہ ایک ہمہ گیر اخلاقی بیماری ہے جو انسان کے دل کو خود غرضی، لالچ، طمع اور ظلم سے بھر دیتی ہے، اور اس کا علاج انفاق، قناعت اور تزکیۂ نفس ہے۔

علامہ ابن عاشورؒ کے نزدیک شح کے مصداقات:

علامہ ابن عاشورؒ کے نزدیک "الشّح" انسان کی فطرت میں رچی بسی وہ جبلّی خصلت ہے جو اسے مال، حق اور مفاد کے معاملے میں سخت گیر، حریص اور تنگ دل بناتی ہے۔ ان کے مطابق "شح" بخل سے وسیع مفہوم رکھتا ہے، کیونکہ یہ صرف مال روکنے کا نام نہیں بلکہ دل کی اس کیفیت کا اظہار ہے جو انسان کو دوسروں کے حقوق ادا کرنے، صلح کرنے اور ایثار دکھانے سے باز رکھتی ہے۔ ابن عاشورؒ فرماتے ہیں کہ "الشّح" وہ صفت ہے جو نفس میں اس شدت کے ساتھ موجود رہتی ہے کہ گویا ہمیشہ اس کے ساتھ حاضر ہے، اور اسی وجہ سے فرمایا گیا: "وَأُحْضِرَتِ الْأَنفُسُ الشُّحَّ" یعنی نفس انسانی میں یہ خصلت فطری طور پر موجود ہے۔[95]

وہ واضح کرتے ہیں کہ "شح" کا اصل معنی مال میں بخل ہے، لیکن قرآن کے سیاق میں یہ صرف مالی تنگی نہیں بلکہ "المشاحّة" یعنی ضد، ضدی پن اور اپنے حق پر اصرار کرنے کی جبلّی کیفیت کو بھی ظاہر کرتا ہے، جو صلح و اصلاح کی راہ میں رکاوٹ بنتی ہے۔[96]

ان کے نزدیک "شح" اور "اسراف" دو انتہائیں ہیں، جبکہ "قسط" یعنی عدل ان دونوں کے درمیان معتدل راستہ ہے۔ اس لیے عدل و احسان کی تعلیم دراصل "شح" کے مرض کا اخلاقی علاج ہے۔[97]

ابن عاشورؒ نے "قبض الید" کو بھی "شح" کی علامت قرار دیا ہے، کیونکہ ہاتھ روکنا بخل اور قساوتِ قلبی کی نشانی ہے۔[98]

وہ فرماتے ہیں کہ "شح" صرف مال میں بخل نہیں بلکہ ہر اس خیر یا نفع سے روکنے کا نام ہے جس کا انسان پر قدرت رکھتا ہو، خواہ وہ مدد، نصرت یا خیر خواہی ہی کیوں نہ ہو۔[99]

ان کے مطابق شحّ کی بنیاد دنیا کی محبت اور مال کی حرص ہے، جو انسان کو صدقہ وانفاق سے روکتی ہے، اس لیے قرآن نے اسے فلاح کے مقابلے میں رکھا۔ "ومن یوق شح نفسه فأولئك هم المفلحون" یعنی جو اپنے نفس کے شح سے بچ گیا وہی کامیاب ہے۔[100]

ابن عاشورؒ فرماتے ہیں کہ "شح" ایک جبلّی غریزۃ ہے جو ہر انسان میں کسی نہ کسی درجے میں موجود ہوتی ہے، لیکن جب یہ اخلاقی رذیلت کی صورت اختیار کر لے تو ممانعتِ خیر اور بخل کا باعث بنتی ہے۔ اس لیے شحّ سے بچاؤ دراصل تمام اخلاقی برائیوں سے نجات کا راستہ ہے۔[101]

خلاصہ یہ کہ ابن عاشورؒ کے نزدیک "الشحّ" محض مالی بخل نہیں بلکہ ایک فطری مگر مذموم جبلّت ہے جو انسان کو ظلم، خود غرضی اور تنگ دلی کی طرف مائل کرتی ہے، اور اس کا علاج انفاق، احسان اور تزکیۂ نفس ہے۔

نتائج:

1. شحّ فطری جبلت اور نفسی کمزوری ہے جو انسان کو حرص، بخل اور خود غرضی کی طرف مائل کرتی ہے
2. شحّ صرف مالی بخل نہیں بلکہ دوسروں کے حقوق، نیکی اور خیر سے روکنے کی جبلتی صفت ہے
3. شحّ نفس کی شدتِ خواہش اور حرص کی وجہ سے انسان کو ظلم اور ناجائز مال کی طرف لے جاتا ہے
4. مالی بخل اور شحّ میں فرق یہ ہے کہ بخل صرف اپنے مال پر محدود ہے جبکہ شحّ دوسروں کے مال یا حق پر قبضے کی خواہش بھی شامل ہے
5. شحّ جبلّی و نفسی جذبہ ہے جو انسانی دل و دماغ میں رچا بسا ہے اور ہر انسان میں کسی نہ کسی درجے میں موجود ہوتا ہے
6. شحّ روحانی نقصان اور اخلاقی رکاوٹ پیدا کرتا ہے، اور ایمان کے ساتھ جمع نہیں ہو سکتا
7. قرآن اور احادیث شحّ کی مذمت کرتے ہیں اور اس سے بچنے والوں کو فلاح یافتہ قرار دیتے ہیں
8. شحّ اخلاقی و روحانی بیماری ہے جو ظلم، بد خُلقی، حرص اور ناپسندیدہ طمع کی طرف لے جاتی ہے
9. ازدواجی تعلقات میں شحّ حسد، حرص اور اپنے حق پر ضد کے طور پر ظاہر ہوتا ہے
10. شحّ انسان کو دوسروں کے خیر سے کترانے اور سماجی نقصان پہنچانے کی طرف مائل کرتا ہے
11. شحّ انسانی جبلت میں موجود فطری صفت ہے مگر تربیت اور ریاضت سے اسے سخاوت اور عدل میں بدلا جا سکتا ہے
12. شحّ کا علاج ایمان، تقویٰ، سخاوت، زکوٰۃ، انفاق اور تزکیہ نفس سے ممکن ہے
13. حقیقی فلاح شحّ نفس سے بچنے، انفاق، عدل اور اخلاقی تزکیہ کے ذریعے حاصل ہوتی ہے
14. شحّ بخل، حرص، حسد، خود غرضی اور ظلم کا مجموعہ ہے اور انسانی حقوق و نصیب پر شدتِ حرص کی علامت ہے

مصادر و مراجع: (Biblography)

[1] ۔ محمد بن یعقوب فیروز آبادی، القاموس المحیط، مؤسسة الرسالة للطباعة والنشر والتوزیع، بیروت۔لبنان، 1426ھ۔(ص226)۔

[2] ۔ زین الدین، محمد بن ابو بکر رازی، مختار الصحاح، مکتبہ عصریہ، بیروت، ۱۴۲۰ھ۔ ص ۱۶۲۔

3 ۔ابن منظور، محمد بن مکرم، لسان العرب، دار صادر— بیروت، ١٤١٤ھ، (495/2)۔

4 ۔ محمد عمیم الإحسان المجددي البركتي، التعريفات الفقهية، دار الكتب العلمية، بیروت - لبنان۔ 1424ھ، ص ١٢٠۔

5 ۔القاموس الوحید، مادہ طغی، ص ٨۴۴۔

6 ۔(الطبری 346/5؛ ابن أبي حاتم 971/3؛ الثعلبي 126/12)

7 ۔ أبو الحجاج، مجاهد بن جبر، تفسیر مجاهد، دار الفكر الإسلامي الحديثة، مصر، 1410ھ- (د 512)

8 ۔ أبو منصور، الماتريدي، تفسير تأويلات أهل السنة، دار الكتب العلمية - بيروت، لبنان، ١٤٢٦ھ، (72/8).

9 ۔امام ثعلبیؒ، أحمد بن إبراهيم، الكشف والبيان، دار التفسير، جدة - المملكة العربية السعودية (336/4).

10 ۔(الطبری 561/7-566؛ ابن أبي حاتم 1082/4؛ الماتريدي 378/3).

11 ۔(الطبری 529/22-532، الماتريدي 590/9)

12 ۔(الثعلبي 230/26-233، البغوی 78/8)

13 ۔(الطبري 529/22-532، الثعلبي 232/26)

14 ۔(الطبري 21/7، الثعلبي 233/26)

15 ۔(الماتريدي 372/8، السمرقندي 344/1)

16 ۔(الطبري 266/23-267، الماتريدي 602/10)۔

17 ۔. شيرويه بن شهردار وأبو شجاع الديلميّ، الفردوس بمأثور الخطاب، دار الكتب العلمية - بيروت، 1406ھ- (360/2)

18 ۔ أبو الحسين، أحمد بن فارس، معجم مقاييس اللغة، مطبعة مصطفى البابي، مصر، 1392ھ، (357/3)

19 ۔. [النساء:128]

20 ۔. [الحشر:9]

21 ۔ [الأحزاب:19]

22 ۔ [الصافات:140]

23 ۔ ابن منظور، محمد بن مکرم، لسان العرب، دار صادر— بیروت، ١٤١٤ھ، (495/2)

24 ۔الإمام أحمد بن حنبل، مسند أحمد، دار الحديث — القاهرة، 1416ھ (450/12)

25 ۔امام احمد، مسند أحمد (385/13)

26 ۔ امام طبرانی، أبو القاسم سليمان بن أحمد، المعجم الأوسط للطبراني، دار الحرمين - القاهرة، 1415ھ- (328/5)

27 ۔ امام طبري، أبو جعفر، محمد بن جرير، تفسير الطبري، دار هجر، القاهرة، مصر، ١٤٢٢ھ، (486/20)

28 ۔ امام طبری، تفسیر طبری، (530/22)

29 ۔ علامہ سیوطی، جلال الدین، عبد الرحمان بن ابی بکر، «الدر المنثور في التفسير بالمأثور» دار الفکر - بیروت، (108/8)

30 ۔امام احمد، مسند أحمد (352/22 ط الرسالة)

31 ـ امام طبری، تفسیر طبری،(۵۳۹/۱۲۲)
32 ـ امام طبری، تفسیر طبری،(۵۳۰/۱۲۲)
33 ـ امام طبری، تفسیر طبری،(۵۳۱/۱۲۲)
34 ـ امام طبری، تفسیر طبری،(۵۶۴/۷)
35 ـ امام طبری، تفسیر طبری،(۲۱/۲۳)
36 ـ امام طبری، تفسیر طبری،(۷۸/۳؛۲۱/۷؛۵۶۶—۵۶۱/۷؛۵۲/۱۹؛۵۳۲—۵۲۹/۲۲؛۲۱/۲۳)
37 ـ امام طبری، تفسیر طبری،(۵۳۰/۲۲)
38 ـ ابن ابو حاتم، عبدالرحمٰن بن محمد، تفسیر ابن ابی حاتم، مکتبۃ نزار مصطفی الباز-المملکۃ العربیۃ السعودیۃ، ۱٤۱۹ھ،(۱۰۸۲/۴)۔
39 ـ امام ابن أبي حاتم، تفسیر ابن أبي حاتم،(۳۳۴۷/۱۰)۔
40 ـ امام ماتُریدی، تأویلات اہل السنۃ،(۳۷۸/۳)
41 ـ امام ماتُریدی، تأویلات اہل السنۃ،(۳۴۵/۷)۔
42 ـ امام ماتُریدی، تأویلات اہل السنۃ،(۳۷۲/۸)۔
43 ـ امام ماتُریدی، تأویلات اہل السنۃ،(۵۹۰/۹)
44 ـ امام ماتُریدی، تأویلات اہل السنۃ،(۴۴/۱۰)۔
45 ـ امام ماتُریدی، تأویلات اہل السنۃ،(۴۵/۱۰)۔
46 ـ امام سمرقندی، محمد بن أحمد بن إبراهيم السمرقندي، تفسير السمرقندي=بحر العلوم،(۳۴۴/۱)۔
47 ـ امام سمرقندی، تفسیر بحر العلوم،(۵۳/۳)۔
48 ـ امام سمرقندی، تفسیر بحر العلوم،(۴۲۹/۳)۔
49 ـ امام سمرقندی، تفسیر بحر العلوم،(۴۵۸/۳)۔
50 ـ امام ثعلبی، تفسیر الکشف والبیان،(۳۰/۱۱)۔
51 ـ امام ثعلبی، تفسیر الکشف والبیان،(۲۳۰/۲۶)۔
52 ـ امام ثعلبی، تفسیر الکشف والبیان،(۲۳۲/۲۶)۔
53 ـ امام ثعلبی، تفسیر الکشف والبیان،(۲۳۳/۲۶)۔
54 ـ امام ثعلبی، تفسیر الکشف والبیان،(۲۳۳/۲۶)۔
55 ـ امام ثعلبی، تفسیر الکشف والبیان،(۲۳۴/۲۶)۔
56 ـ امام ثعلبی، تفسیر الکشف والبیان،(۲۳۸/۲۶)۔
57 ـ امام ثعلبی، تفسیر الکشف والبیان،(۵۱۳/۲۶)۔
58 ـ امام قشیری، عبدالکریم بن ھوازن، لطائف الإشارات، الھیئۃ المصریۃ العامۃ للکتاب— مصر، س۔ن، ۱/۳٦۹

59 ۔ امام راغب اصفہانی، حسین بن محمد، تفسیر الراغب الأصفھانی، کلیۃ الآداب- جامعۃ طنطا، 1420ھ۔(۱۸۳/۴)
60 ۔ امام بغوی، تفسیر البغوی، معالم التنزیل، دار طیبۃ للنشر والتوزیع، 1417ھ۔(۲۹۵/۲)
61 ۔ (امام بغوی، تفسیر البغوی، ۷۸/۸)
62 ۔ (امام بغوی، تفسیر البغوی، ۷۹/۸)
63 ۔ امام زمخشری، محمود بن عمر، تفسیر کشاف، دار الكتاب العربي، بیروت، ۱٤۰۷ھ۔(۵۷۱/۱)
64 ۔ امام زمخشری، تفسیر الکشاف، (۵۴۷/۳)
65 ۔ امام زمخشری، تفسیر الکشاف، (۵۰۵/۴)
66 ۔ ابن عطیہ، أبو محمد عبد الحق بن غالب، المحرر الوجیز، دار الكتب العلمية– بیروت، ۱٤۲۲ھ۔(۱۲۰/۲)
67 ۔ امام ابن عطیہ، تفسیر المحرر الوجیز، (۲۴۳/۱)
68 ۔ امام ابن عطیہ، تفسیر المحرر الوجیز، (۵۲/۲)
69 ۔ امام ابن عطیہ، تفسیر المحرر الوجیز، (۳۷۵/۴)
70 ۔ امام ابن عطیہ، تفسیر المحرر الوجیز، (۲۸۷/۵
71 ۔ امام رازی، أبو عبد الله محمد بن عمر، تفسیر کبیر، دار إحياء التراث العربي– بیروت، ۱٤۲۰ھ۔(237/11)
72 ۔ امام رازی، تفسیر کبیر، (648/3)
73 ۔ امام رازی، تفسیر کبیر، (162/25)
74 ۔ امام رازی، تفسیر کبیر، (508/29)
75 ۔ امام رازی، تفسیر کبیر، (557/30)
76 ۔ امام قرطبی، محمد بن أحمد الأنصاري، جامع احکام القرآن، دار الكتب المصرية– القاهرة، 1384ھ، (293/4)
77 ۔ امام قرطبی، تفسیر القرطبی، (406/5)
78 ۔ امام قرطبی، تفسیر القرطبی، (406/5)
79 ۔ امام قرطبی، تفسیر القرطبی، (302/8)
80 ۔ امام قرطبی، تفسیر القرطبی، (152/14)
81 ۔ امام قرطبی، تفسیر القرطبی، (26/18)
82 ۔ امام قرطبی، تفسیر القرطبی، (30–29/18)
83 ۔ ابو الفدا، اسماعیل بن کثیر، تفسیر القرآن العظیم، دار الكتب العلمية، بیروت، 1419ھ، (377/2)
84 ۔ ابن کثیر، تفسیر ابن کثیر (101/8)
85 ۔ ابن کثیر، تفسیر ابن کثیر (102/8)
86 ۔ ابن کثیر، تفسیر ابن کثیر (102/8)

[87] ۔ قاضی محمد ثناءاللہ پانی پتی، تفسیر مظہری، مکتبۃ الرشدیۃ—الباکستان، 1412ھ۔(2/254)

[88] ۔ قاضی ثناءاللہ پانی پتی، تفسیر المظہری(9/244)

[89] ۔ قاضی ثناءاللہ پانی پتی، تفسیر المظہری(1/387)

[90] ۔ علامہ آلوسی، محمود بن عبداللہ، روح المعاني، دار الکتب العلمیۃ—بیروت، 1415ھ۔(3/156)

[91] ۔ علامہ آلوسی، تفسیر روح المعانی(5/296)

[92] ۔ علامہ آلوسی، تفسیر روح المعانی(2/47)

[93] ۔ علامہ آلوسی، تفسیر روح المعانی(14/247)

[94] ۔ علامہ آلوسی، تفسیر روح المعانی(14/247)

[95] ۔ محمد طاہر ابن عاشور، الدار التونسیۃ للنشر—تونس، 1984 متفسیر التحریر والتنویر، (5/217)

[96] ۔ ابن عاشور، التحریر والتنویر(5/218)

[97] ۔ ابن عاشور، التحریر والتنویر(8/86)

[98] ۔ ابن عاشور، التحریر والتنویر(10/254)

[99] ۔ ابن عاشور، التحریر والتنویر(21/296)

[100] ۔ ابن عاشور، التحریر والتنویر(27/400)

[101] ۔ ابن عاشور، التحریر والتنویر(28/94)، ابن عاشور، التحریر والتنویر(28/289)

References

1. Muhammad ibn Ya'qub al-Fayruzabadi, Al-Qamus al-Muhit, Al-Risalah Foundation for Printing, Publishing and Distribution, Beirut, Lebanon, 1426 AH, (p. 226).
2. Zayn al-Din, Muhammad ibn Abu Bakr al-Razi, Mukhtar al-Sihah, Maktabah Asriyyah, Beirut, 1420 AH, p. 162.
3. Ibn Manzur, Muhammad ibn Mukarram, Lisan al-'Arab, Dar Sader, Beirut, 1414 AH, (2/495).
4. Muhammad 'Amim al-Ihsan al-Mujaddidi al-Barakati, Al-Ta'rifat al-Fiqhiyyah, Dar al-Kutub al-'Ilmiyyah, Beirut, Lebanon, 1424 AH, p. 120.
5. Al-Qamus al-Wahid, entry for "Taghi," p. 844. (Al-Tabari 5/346; Ibn Abi Hatim 3/971; Al-Tha'labi 12/126)
6. Abu al-Hajjaj, Mujahid ibn Jabr, Tafsir Mujahid, Dar al-Fikr al-Islami al-Haditha, Egypt, 1410 AH - (D 512)
7. Abu Mansur, al-Maturidi, Tafsir Ta'wilat Ahl al-Sunna, Dar al-Kutub al-'Ilmiyya - Beirut, Lebanon, 1426 AH, (8/72).
8. Imam al-Tha'labi, Ahmad ibn Ibrahim, al-Kashf wa al-Bayan, Dar al-Tafsir, Jeddah - Kingdom of Saudi Arabia (4/336).
9. (Al-Tabari 7/561-566; Ibn Abi Hatim 4/1082; al-Maturidi 3/378).
10. (Al-Tabari 22/529-532, al-Maturidi 9/590)
11. (Al-Tha'labi 26/230-233, Al-Baghawi 8/78)
12. (Al-Tabari 22/529-532, Al-Tha'labi 26/232)
13. (Al-Tabari 7/21, Al-Tha'labi 26/233)
14. (Al-Maturidi 8/372, Al-Samarqandi 1/344)

15. (Al-Tabari 23/266-267, Al-Maturidi 10/602)
16. Shirwayh ibn Shahrdar and Abu Shuja' al-Daylami, Al-Firdaws bi-Ma'thur al-Khitab, Dar al-Kutub al-'Ilmiyyah - Beirut, 1406 AH - (2/360)
17. Abu al-Husayn, Ahmad ibn Faris, Mu'jam Maqayis al-Lughah, Mustafa al-Babi Press, Egypt, 1392 AH, (3/357)
18. [Al-Nisa: 128]
19. [Al-Hashar: 9]
20. [Al-Ahzaab: 19]
21. [Al-Safaat: 140]
22. Ibn Manzur, Muhammad ibn Mukarram, Lisan al-Arab, Dar Sader - Beirut, 1414 AH, (2/495)
23. Imam Ahmad ibn Hanbal, Musnad Ahmad, Dar al-Hadith - Cairo, 1416 AH (12/450)
24. Imam Ahmad, Musnad Ahmad (13/385)
25. Imam al-Tabarani, Abu al-Qasim Sulayman ibn Ahmad, Al-Mu'jam al-Awsat of al-Tabarani, Dar al-Haramayn - Cairo, 1415 AH - (5/328)
26. Imam al-Tabari, Abu Ja'far, Muhammad ibn Jarir, Tafsir al-Tabari, Dar Hajar, Cairo, Egypt, 1422 AH, (20/486)
27. Imam al-Tabari, Tafsir al-Tabari, (22/530)
28. Allamah al-Suyuti, Jalal al-Din, Abd al-Rahman ibn Abi Bakr, “Al-Durr al-Manthur fi al-Tafsir bi al-Ma'thur,” Dar al-Fikr, Beirut, (8/108)
29. Imam Ahmad, Musnad Ahmad (22/352, Dar al-Risalah edition)
30. Imam al-Tabari, Tafsir al-Tabari, (122/539)
31. Imam Tabari, Tafsir Tabari, (122/530)
32. Imam Tabari, Tafsir Tabari, (122/531)
33. Imam Tabari, Tafsir Tabari, (7/564)
34. Imam Tabari, Tafsir Tabari, (23/21)
35. Imam Tabari, Tafsir Tabari, (3/78; 7/21; 7/561–546; 19/52; 22/529–532; 23/21)
36. Imam al-Tabari, Tafsir al-Tabari, (22/530)
37. Ibn Abi Hatim, Abd al-Rahman ibn Muhammad, Tafsir Ibn Abi Hatim, Nizar Mustafa al-Baz Library - Kingdom of Saudi Arabia, 1419 AH, (4/1082)
38. Imam Ibn Abi Hatim, Tafsir Ibn Abi Hatim, (10/3347)
39. Imam al-Maturidi, Ta'wilat Ahl al-Sunnah, (3/378)
40. Imam al-Maturidi, Ta'wilat Ahl al-Sunnah, (7/345)
41. Imam al-Maturidi, Ta'wilat Ahl al-Sunnah, (8/372)
42. Imam Matraudi, Interpretations of the Sunnis, (9/590)
43. Imam Matraudi, Interpretations of the Sunnis, (10/44)
44. Imam Matraudi, Interpretations of the Sunnis, (10/45)
45. Imam of Samarkandi, Muhammad ibn Ahmad ibn Ibrahim al-Samarqandi, Tafsir al-Samarqandi = Bahr al-Ulum, (1/344)
46. Imam Samarkandi, Tafsir Bahr al-Ulum, (3/53)
47. Imam Samarkandi, Tafsir Bahr al-Ulum, (3/429)
48. Imam Samarkandi, Tafsir Bahr al-Ulum, (3/458)
49. Imam Thalabi, Tafsir al-Kashf wa al-Bayan, (11/30)
50. Imam Thalabi, Tafsir al-Kashf wa al-Bayan, (26/230).
51. Imam Thalabi, Tafsir al-Kashf wa al-Bayan, (26/232).
52. Imam Thalabi, Tafsir al-Kashf wa al-Bayan, (26/233).
53. Imam Thalabi, Tafsir al-Kashf wa al-Bayan, (26/233).
54. Imam Thalabi, Tafsir al-Kashf wa al-Bayan, (26/234).
55. Imam Thalabi, Tafsir al-Kashf wa al-Bayan, (26/238).
56. Imam Tha'labi, Tafsir al-Kashf wa al-Bayan, (26/513)

57. Imam al-Qushayri, Abd al-Karim ibn Hawazin, Lata'if al-Isharat, Egyptian General Book Organization, Egypt, n.d., 1/369
58. Imam Raghib al-Isfahani, Husayn ibn Muhammad, Tafsir al-Raghib al-Isfahani, Faculty of Arts, Tanta University, 1420 AH - (4/183)
59. Imam al-Baghawi, Tafsir al-Baghawi, Ma'alim al-Tanzil, Dar Tayyiba for Publishing and Distribution, 1417 AH, (2/295)
60. (Imam al-Baghawi, Tafsir al-Baghawi, 8/78)
61. (Imam al-Baghawi, Tafsir al-Baghawi, 8/79)
62. Imam Zamakhshari, Mahmud ibn Umar, Tafsir al-Kashshaf, Dar al-Kitab al-Arabi, Beirut, 1407 AH, (1/571)
63. Imam Zamakhshari, Tafsir al-Kashshaf, (3/547)
64. Imam Zamakhshari, Tafsir al-Kashshaf, (4/505)
65. Ibn Atiyya, Abu Muhammad Abd al-Haqq ibn Ghalib, al-Muharrar al-Wajiz, Dar al-Kutub al-Ilmiyya, Beirut, 1422 AH, (2/120)
66. Imam Ibn Atiyya, Tafsir al-Muharrar al-Wajiz, (1/243)
67. Imam Ibn Atiyya, Tafsir al-Muharrar al-Wajiz, (2/52)
68. Imam Ibn Atiyya, Tafsir al-Muharrar al-Wajeez, (4/375)
69. Imam Ibn Atiyya, Tafsir al-Muharrar al-Wajiz (5/287)
70. Imam Razi, Abu Abdullah Muhammad ibn Umar, Tafsir al-Kabir, Dar Ihya al-Turath al-Arabi – Beirut, 1420 AH (11/237)
71. Imam Razi, Tafsir al-Kabir (3/648)
72. Imam Razi, Tafsir al-Kabir (25/162)
73. Imam Razi, Tafsir al-Kabir (29/508)
74. Imam Razi, Tafsir al-Kabir (30/557)
75. Imam Qurtubi, Muhammad ibn Ahmad al-Ansari, Jami' Ahkam al-Qur'an, Dar al-Kutub al-Misriyyah – Cairo, 1384 AH (4/293)
76. Imam Qurtubi, Tafsir Al-Qurtubi, (5/406)
77. Imam Qurtubi, Tafsir Al-Qurtubi, (5/406)
78. Imam Qurtubi, Tafsir Al-Qurtubi, (8/302)
79. Imam Qurtubi, Tafsir Al-Qurtubi, (14/152)
80. Imam Qurtubi, Tafsir Al-Qurtubi, (18/26)
81. Imam Qurtubi, Tafsir Al-Qurtubi, (18/29–30)
82. Abu Al-Fida, Ismail bin Kathir, Interpretation of the Great Qur'an, Dar Al-Kutub Al-Ilmiyyah, Beirut, 1419 AH, (2/377)
83. Ibn Kathir, Tafsir Ibn Kathir (8/101)
84. Ibn Kathir, Tafsir Ibn Kathir (8/102)
85. Ibn Kathir, Tafsir Ibn Kathir (8/102)
86. Qazi Muhammad Thanaullah Bani Patti, Tafsir Azhari, Al-Rashidiyah Library - Pakistan, 1412 AH, (254/2)
87. Qadi Thanaullah Pani Patti, Tafsir Al-Mazhari (9/244)
88. Qadi Thanaullah Pani Patti, Tafsir Al-Mazhari (387/1)
89. Allama Alousi, Mahmoud bin Abdullah, Ruh Al-Maani, Dar Al-Kutub Al-Ilmiyyah - Beirut, 1415 AH, (156/3)
90. Allama Alusi, Tafsir Ruh al-Maani (296/5)
91. Allama Alousi, Interpretation of Ruh Al-Maani (47/2)
92. Allama Alusi, Tafsir Ruh al-Maani (247/14)
93. Allamah Alusi, Tafsir Ruh al-Ma'ani (14/247)
94. Muhammad Tahir Ibn Ashur, Tunisian Publishing House – Tunis, 1984, Tafsir al-Tahrir wa al-Tanwir (5/217)

95. Ibn Ashur, al-Tahrir wa al-Tanwir (5/218)
96. Ibn Ashur, al-Tahrir wa al-Tanwir (8/86)
97. Ibn Ashur, al-Tahrir wa al-Tanwir (10/254)
98. Ibn Ashur, al-Tahrir wa al-Tanwir (21/296)
99. Ibn Ashur, al-Tahrir wa al-Tanwir (27/400)
100. Ibn Ashur, al-Tahrir wa al-Tanwir (28/94),
101. Ibn Ashur, al-Tahrir wa al-Tanwir (28/289)